جلسہ سالانہ کے بابرکت اور کامیاب انعقاد پر ہم اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍جنوری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ہمارے وجود کا ذرّہ ذرّہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہے۔ اُس نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہمارے جلسہ کو بہت ہی بابرکت بنایا اور اُس کی برکتوں سے نہ صرف اہل پاکستان کے لئے بلکہ دنیا میں بسنے والوں کے لئے رحمت کے سامان پیدا کئے۔ جو دوست یہاں بیرونی وفود کی صورت میں یا جو دوست بیرونی ممالک میں بسنے والے احمدیوں کی نمائندگی میں یہاں پہنچے اور جلسہ میں شامل ہوئے تھے ان میں سے قریباً سب واپس پہنچ چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حُسن اور اُسکے احسان کے جو جلوے اُنہوں نے جلسہ کے ایّام میں یہاں دیکھے تھے اپنے اپنے علاقوں اور مُلکوں میں اُن کے متعلق وہاں بسنے والے احمدیوں اور اُن کے دوستوں کو حالات بتانے شروع کر دیئے ہیں۔ یہاں جو تاثر اُنہوں نے ظاہر کیا وہ تو یہ تھا کہ ہمارے خواب وخیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ اِس تحریک کا یہ سالانہ جلسہ اس قدر شان اور عظمت کا حامل اور اس قدر برکتوں کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ بہر حال ہر ایک نے اپنی فطرت اور طبیعت کے مطابق اثرات قبول کئے اور اپنی ہمّت اور طاقت کے مطابق ان تاثرات کو اپنے اپنے ملکوں میں پھیلائیں گے۔

میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کو یہ بتایا تھا کہ یہ عظیم منصوبہ جس کا میں اعلان

کررہا ہوں اس کا ماٹو (Motto) دو بنیادی حقیقتیں ہیں جن کو ہم حمد اور عزم کے دولفظوں سے پکار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم عاجز بندوں پر مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ بڑی ہی رحمتیں نازل کرنی شروع کی ہیں اور ہم حمد کے ترانے گاتے ہوئے پختہ عزم کے ساتھ اِس راہ پر گامزن ہیں جس کی تعیین غلبۂ اسلام کے لئے آسمانوں سے ہوئی اور ہمارا ہر قدم اِس شاہراہِ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُسکے فضل سے وہ دن آنے والا ہے جب اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور تمام ملّتیں مٹ جائیں گی سوائے اسلام کے۔ جس کا گھر ہر انسان کا سینہ ہوگا اور جس خدا کو اس نے پیش کیا اُس کی محبت میں ہر دل مستانہ وار اپنی زندگی گذار رہا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ جب وہ انسان کے لئے برکات اور رحمتوں کے سامان پیدا کرتا ہے اور انسان کی عاجز قربانیوں کو قبول کرتا ہے تو وہ لوگ جو زمین کی پستیوں کی طرف جُھکنے والے اور آسمانی رفعتوں سے بے خبر ہیں وہ حسد کی آگ بھڑکاتے ہیں اور حسد کی یہ آگ ایک عقل مند مومن کے لئے یہ دلیل مہیا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی قربانیوں کو قبول کیا۔

بنیادی صداقت تو توحیدِ باری ہی ہے باقی سب فروعات ہیں۔ بہرحال بنیادی صداقت اور اُس بنیادی صداقت کی فروعات کو (جو صداقتوں کی شکل میں ہمارے سامنے آتی ہیں) جُھوٹ کے سہارے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی نہ بنیادی صداقت کو تضاد یا اختلاف کا سہارا لینا پڑا۔ جب کسی دعویٰ کے خلاف جب کسی حقیقت کو ناکام بنانے کے لئے جھوٹ اور افترا کا سہارا لیا جائے اور ایک ایک بیان میں انسان کو دس دس تضاد نظر آئیں تو محض یہ فعل ہی کہ جھوٹ کا سہارا لیا گیا اور متضاد باتیں بیان کر کے صداقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی اِس بات کی بیّن دلیل ہوتی ہے کہ جس چیز کے خلاف یہ مہم جاری کی گئی جس کے خلاف جُھوٹ باندھا گیا اور افترا سے کام لیا گیا، متضاد باتیں بیان کر کے سُننے والے کے دماغ میں خبط اور اُلجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی وہ یقیناً صداقت ہے اور صداقت کو کسی جُھوٹ کے سہارے کی ضرورت نہیں۔ صداقت یا صراطِ مستقیم کے ساتھ تضاد کا تخیّل اکٹھا ہو ہی نہیں سکتا۔ صداقت تو ایک سیدھی راہ ہے اور تضاد ایک ٹیڑھا راستہ ہے کبھی دائیں طرف نکلتا ہے اور کبھی بائیں

طرف نکلتا ہے اور جو سیدھی راہ، درمیانی راہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی راہ جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی راہ ہے اُس سے بھٹکتا ہے۔ کبھی دائیں طرف بھٹکتا ہے کبھی بائیں طرف بھٹکتا ہے۔ بہر حال صداقت کو، صراطِ مستقیم کو، نہ تضاد کی ضرورت کبھی پیدا ہوئی نہ جھوٹ کا سہارا لینے کی خواہش کبھی پیدا ہوئی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حقیقی اسلام کی ابدی صداقت پر قائم کیا۔ اُس نے محض اپنے ہی فضل اور رحمت سے اپنی صفات کی معرفت ہمیں عطا کی ہے۔ ہم اُسکی عظمتوں کو پہچانتے ہیں۔ وہ خدا جو جھوٹ کا دشمن ہے اُس کی عظمتوں کے پہچاننے کے بعد ہم کبھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ اِس عظیم ہستی کی محبت اور عظمت کو قائم کرنے کے لئے کبھی ہمیں جھوٹ بولنے کی بھی ضرورت پڑے گی۔ صداقت اور سچائی سے اُس حقیقی صداقت اور سچائی کی طرف، حسین اعمال سے حُسن کے سرچشمہ کی طرف، نوعِ انسانی پر ہمیشہ احسان کرتے ہوئے محسنِ حقیقی کی طرف بُلانا ہمارا کام ہے اور وہ جو جھوٹ کی طرف جُھکتے ہیں تا کہ اس صداقت کو مٹا دیں وہ جو ایک ہی سانس میں متضاد باتیں بیان کرتے ہیں ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی ہدایت اور رحمت کے سامان پیدا کرے اور اس حقیقت کو وہ سمجھنے لگیں کہ جو سچ ہے وہ جھوٹ کی طرف مائل نہیں ہوسکتا اور جو سیدھی راہ ہے اُس میں تضاد نہیں پائے جاتے، ٹیڑھا پن نہیں پایا جاتا۔ جو ابھی میں نے اصولی باتیں بیان کیں اُن کے پس منظر کچھ واقعات ہیں جن کا ذکر کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا چونکہ ہمیں یہ نظر آیا کہ جس صداقت پر ہمیں اللہ تعالیٰ نے قائم کیا اور جس صداقت کو کبھی نہ تضاد نہ کذب و افتراء کی ضرورت پیش آئی اُس کے خلاف کذب و افترا اور متضاد بیانات کا جاری ہو جانا ہمیں خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور کر دیتا ہے کیونکہ اُس نے ہمیں بتایا تھا کہ جب وہ کسی کوشش کو قبول کرتا ہے کسی قربانی کو قبول کرتا ہے تو دنیا میں حاسدوں کا ایک گروہ پیدا کر دیتا ہے جو حسد کی آگ کو بھڑکاتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ آگ اس صداقت کو بھسم کر دے گی، جلا کر راکھ کر دے گی حالانکہ حسد کی آگ مومنوں کے وجود میں زِندگی کی حرارت پیدا کرنے والی ہوتی ہے جس سے دُعائیں گریہ وزاری کے ساتھ نکلتی ہیں۔ غلبۂ اسلام کے لئے بھی اور اِن لوگوں کی ہدایت کے لئے بھی۔ اس لئے ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں اور اُسی کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ

معمور رہیں گے جب تک کہ اس دنیا کا خاتمہ نہ ہو جائے اور اسلام ساری دُنیا پر غالب آکر نوعِ انسانی میں سے ہر فرد کو اپنے احاطہ میں لے کر اُس کی زندگی کو حقیقی انسان کی زندگی بنا کر کامیاب نہیں ہو جاتا اور پھر نسلاً بعد نسلٍ انسانی تربیت کو کمال تک نہیں پہنچا دیتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اُس کی بشارتیں ہیں۔ یہ اُس کے وعدے ہیں اور وہ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ یہ تو حمد کا حصّہ ہے عزم کا جو حصہ ہے اُس کا زیادہ تر تعلق ہمارے نفوس کے ساتھ، ہماری جماعت کی کوششوں کے ساتھ، ہماری والہانہ حرکت کے ساتھ، ہمارے مستانہ وار نعروں کیساتھ ہے۔ اِس یقین کی بنا پر کہ دُنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے اس منشاء اور تحریک کو ناکام نہیں کر سکتی۔ عزم کے محل استوار کرنا ہماری صفت ہے اور اس سے ہی عظیم جدوجہد اور کوشش کے حسین اور صاحبِ احسان دھارے پُھوٹ نکلتے ہیں جو راہ کے ہر خس و خاشاک کو بہا کر لے جاتے ہیں اور مردِ مومن، مسلم، مجاہد اپنے مقصود کو پالیتا ہے اور جس وقت یہ حقیقت انسان کے سامنے آتی ہے تو کمزور انسان بھی ایک پختہ اور مضبوط مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسی کو ہم عزم کہتے ہیں۔ اُسکے لئے ہم نے ایک اور منصوبہ بنایا ہے جو دعاؤں کے نتیجہ میں اور ہماری قربانیوں کے نتیجہ میں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کے نتیجہ میں اور سچ تو یہ ہے کہ اُسی کی رحمتوں کو جذب کرنے کے نتیجہ میں انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔ پس یہ حمد اور عزم اگلے سولہ سال کے بنیادی ماٹو (Motto) ہیں۔ یہ دو چیزیں ہیں جن کی برکت سے ہم نے اسلام کو غالب کرنا اور نوعِ انسانی کے دِل خدائے واحد و یگانہ کے لئے جیتنا ہے۔

دوسری بات جو اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وقفِ جدید کا نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ وقفِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک خاص تحریک ہے۔ اس کے کام میں اتنی وسعت نہیں لیکن اس کے نتائج بڑے خوشکن نکل رہے ہیں۔ پاکستان میں لاکھوں ہندو بھی بستے ہیں اور ان کا یہ حق ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کو سچا سمجھتے اور اس میں حقیقی صداقت پاتے ہیں اور اپنی زندگیوں میں اس کی برکات کو محسوس کرتے ہیں وہ ان لوگوں کو بھی حلقہ اسلام میں لانے کی کوشش کریں جو اس دائرہ سے باہر اور ان برکات سے محروم ہیں لیکن کم ہیں جو اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ بہر حال جماعت احمدیہ پر یہ بھی فرض ہے اور یہی

بہت بڑا فرض ہے کہ وہ لوگ جو خُدائے واحد و یگانہ اور ہمارے ربّ کریم سے بُعد کی وجہ سے اُس کی رحمتوں سے محروم ہیں ان کو خدائے واحد و یگانہ کی معرفت کے حصول میں مدد دی جائے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچاننے لگیں اور ایک خوشحال اور مسرور زندگی دینی و دنیاوی ہر دو لحاظ سے گزارنے لگیں۔ بہر حال یہ ہمارا فرض ہے اور حتی الوسع ہم اس کی طرف توجّہ کرتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اسوقت وقفِ جدید کے نظام کے ماتحت بعض ایسے علاقوں میں بھی اسلام کو پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جہاں ہندو بستے ہیں۔ یہ تو ایک حقیر سی کوشش ہے لیکن اسکے مقابلہ میں جو حقیر سی کوشش کی قبولیت کی علامات ہیں وہ یہ ہیں کہ اُس علاقہ کے ہندوؤں کی توجّہ بڑی شدت کے ساتھ اسلام کی طرف ہورہی ہے اور وہاں کے سینکڑوں ہندو خاندان کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے اور خدائے واحد و یگانہ سے محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ دو سال ہوئے وہاں ایک مقام پر ان میں سے بعض کو بعض شر پسند ہندوؤں کی طرف سے اُنکے سامان پر بٹھا کر سامان کو آگ لگا کر جلانے کی کوشش کی گئی۔ اس وعدے کے ساتھ کہ اگر وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بند کر دینگے تو یہ آگ بجھا دی جائے گی اور ان کو آگ میں جلایا نہیں جائے گا لیکن وہ نومسلم اسلام کی لذّت سے اِس طرح بھرے ہوئے تھے کہ انہوں نے دشمنانِ اسلام کی اِس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اِس جُرات کا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے ان کو جلایا نہیں کیونکہ ایک کو جب جلانے لگے تو بہت سے اور آگے آ گئے کہ ہم بھی ہندوؤں سے مسلمان ہوئے ہیں اور اگر جلانا ہے تو ہم سب تیار ہیں، ہم سب کو جلاؤ۔

پس اللہ تعالیٰ اس رنگ میں اس علاقہ کے ہندوؤں پر بڑا فضل کر رہا ہے اور اسلام کی طرف وہ مائل ہو رہے ہیں اور یہ انتظام اِس وقت وقفِ جدید کے ماتحت ہے اور معلّمین وقفِ جدید وہاں کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو مختلف مقامات پر وقف جدید کے معلّمین ہیں انکے ذریعہ سے ان کی اپنی لیاقت کے مطابق کام لیا جارہا ہے، وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بچّوں کو قاعدہ (یسّرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نوعمر نوجوانوں کو قرآنِ کریم ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ جن کو ترجمہ نہیں آتا اُنہیں

ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے ان سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں۔

اِس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم تھوڑا سا زور اُس ہندو علاقہ میں اور لگائیں تو بظاہر ایسے حالات نظر آ رہے ہیں کہ شاید عنقریب ہزاروں کی تعداد میں وہ ہندو مسلمان ہو جائیں۔ اِس وقت اُن پر اسلام میں داخل ہونے کے خلاف دو طرف سے زور پڑ رہا ہے۔ ایک تو اندرونی مخالفت ہے دوسرے بڑے بڑے امیر اور تاجر پیشہ ہندو جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری اُونچی ذات ہے وہ اُن پر دباؤ ڈال رہے ہیں اور ان کے دباؤ کے نیچے ویسے تو وہ ہمیشہ سے غلاموں کی طرح تھے۔ وہ ان کو قرض دیتے تھے اور سُود وصول کرتے تھے۔ بظاہر اُن پر احسان کرتے تھے اور اندر سے اُن کا خُون چُوستے تھے۔ اُن کا دباؤ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ یہ لوگ اِس دباؤ کو قبول نہیں کر رہے۔ پس اُس جگہ کام میں اضافہ ہونا چاہیئے جس کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے اور جس کے لئے مخلصین معلمین واقفینِ زندگی کی بھی ضرورت ہے جو وقفِ جدید میں کام کرنے والے ہوں۔ کام میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اور نتائج میں برکت پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارے نوجوان اور وہ لوگ جو ہمت اور عزم کے لحاظ سے جوان ہیں انہیں آگے آنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے کاموں کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر اُٹھانا چاہیئے۔

گزشتہ سال وقفِ جدید کے چندہ میں پچاس ہزار کچھ سو روپے کا اضافہ تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت ہمّت کرے اور اس سال یعنی سالِ رواں میں جو یکم جنوری سے شروع ہوا ہے۔ جس کا اس وقت مَیں اعلان کر رہا ہوں۔ ایک لاکھ روپیہ مزید دے دے اور وقفِ جدید کو میں کہوں گا کہ جو آپ کی زائد آمدنی ہو اُسے اُس علاقہ میں خرچ کریں جہاں ہندو مسلمان ہو رہے ہیں تو آپ کے لئے بڑی برکت کا باعث ہے اور اسلام کے لئے بڑی خوشی کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ وہ جو اُس سے دُور چلے گئے تھے۔ وہ جو اُسے چھوڑ کر مُورتیوں کی پرستش کرنے لگ گئے تھے وہ اس کی طرف آئیں گے تو اس کا پیار ان لوگوں کے لئے جلوہ گر ہوگا۔ اور اگرچہ یہ الفاظ اس عظیم ہستی جو ہمارا ربّ اور ہمارا خالق و مالک

ہے کے لئے اس معنی میں استعمال نہیں ہو سکتے جس معنی میں ہمارے اپنے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن تمثیلی زبان میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی استعمال کر دیتے ہیں کہ ہمارا رب بھی بڑا خوش ہوگا کہ اُس کے بھٹکے ہوئے بندے اس کی طرف واپس آ گئے۔

پس اس اعلان کے ساتھ میں وقفِ جدید کے نئے سال کی ابتداء کا اعلان کرتا ہوں اس امید پر کہ جماعت ایک لاکھ روپیہ زائد چندہ اس وقف جدید کے انتظام کو دے گی اور اس ہدایت کے ساتھ کہ وقفِ جدید والے اس کا بڑا حصہ اُس علاقے میں خرچ کریں گے جہاں ہندو بستے ہیں اور اس وقت ان کی توجہ اسلام کی طرف ہے اور اس توکّل اور اُمید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول کرے گا اور ان اُچھوتوں پر رحم کرے گا جن کو اُن کے اپنے مذہب والوں نے دھتکار دیا اور جن کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے اسلام اپنے بازو پھیلائے ان کی طرف بڑھ رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے سائے کے نیچے اُنہیں یہ جماعت لانا چاہتی ہے۔ خدا کرے کہ ہمیں اس کی راہ میں اس مدّ میں بھی خرچ کرنے کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہماری یہ حقیر کوشش اس کے حضور قبول ہو اور خدا کرے کہ اسکے نتائج بہت ہی شاندار نکل آئیں اس سے زیادہ شاندار جتنی ہماری قربانیاں ہیں جیسا کہ ہمارے ساتھ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک رہا ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷؍جنوری ۱۹۷۴ء صفحہ ۲ تا ۴)

❁❁❁